مصنف نے بڑی محنت اور جانفشانی سے ایسے مستشرقین کے بیانات کو اکٹھا کیا ہے جو اسلام اور پیغمبر اسلام کے محاسن سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور پھر اپنی تحقیقات میں اس کا برملا اعتراف اور اظہار بھی کیا۔ کسی نظریے کے مخالف کا اس کی عظمت کو تسلیم کرنا معمولی بات نہیں۔ عربی مقولہ ہے: 'الفضل ما شهدت به الاعداء' ۔یعنی حقیقی فضیلت وہ ہے جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔

فاضل مصنف نے ایسے تمام بیانات کو بڑی تحقیق کے بعد یکجا کر دیا ہے اور مخالفین کی زبان سے اسلام اور پیغمبر اسلام کی عظمت کو بڑے خوب صورت اسلوب میں قارئین کے سامنے پیش کیا ہے۔

کتاب کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس دور میں اسلام اور پیغمبر اسلام پر جس قدر بھی اعتراضات مستشرقین کی طرف سے عام طور پر کیے جاتے ہیں، تقریباً ان سب کا بڑی عمدگی سے جواب دیا گیا ہے۔ سید محمد قطب شہیدؒ کی کتاب ''شبہات حول الاسلام'' کی طرح یہ کتاب بھی جدید تعلیم یافتہ طبقے اور مغربی علوم سے مرعوب نوجوانوں کے لیے بڑی مفید کاوش ہے۔ اگر کتاب کا عربی، انگریزی اور دیگر یورپی زبانوں میں ترجمہ ممکن ہو تو امید افزا نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔

کتاب کے آخری باب میں مصنف نے ہندو اور سکھ شعرا کا نعتیہ کلام بھی جمع کیا ہے۔ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہندو اور سکھ شعرا کے نذرانہ عقیدت پر مشتمل ۵۵ نعتوں کے اس مجموعہ نے جہاں کتاب کو دوسری کتب سیرت کے مقابلے میں امتیاز بخشا ہے، وہاں اس سے ذات مصطفی کے ساتھ خود مصنف کی والہانہ محبت اور عقیدت کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

''تجلیات سیرت'' کو یقینی طور پر کتب سیرت میں ایک گراں قدر اضافہ قرار دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر آئندہ ایڈیشن میں حسب ذیل تجاویز کو مد نظر رکھا جائے تو کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو جائے گا:

۱۔ حوالہ جات کو فٹ نوٹ میں درج کیا جائے۔

۲۔ بہت سے مقامات پر حوالہ جات ناقص ہیں، انھیں مکمل کیا جائے۔

۳۔ بعض اقتباسات کو مصنف کی طرف منسوب کرنے پر اکتفا کی گئی ہے اور کتاب کا نام درج نہیں کیا گیا۔ اس نقص کی تلافی ہونی چاہیے۔

۴۔ بعض مقامات پر ثانوی مصادر سے حوالہ جات نقل کیے گئے ہیں حالانکہ اصل کتب تک بھی رسائی ہو سکتی تھی۔

۵۔ ہندو اور سکھ شعرا کی نعتیں ان کے جن مجموعہ ہائے کلام سے لی گئی ہیں، اگر ان کا حوالہ بھی درج کر دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

(پروفیسر محمد اکرم ورک)